ہندو مذہبی کتابوں
کا
مختصر تعارف

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

(صدر جمعیت پیام امن، لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن

ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

نام	:	ہندو مذہبی کتابوں کا مختصر تعارف
مصنف	:	مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
ناشر	:	مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ ڈالی گنج لکھنؤ
اردو ایڈیشن	:	پہلی بار
تعداد کتب	:	۱۰۰۰
سال	:	۲۰۱۸
قیمت	:	۳۰

Writer : Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi

Publisher : Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow.

Website: www.islamicjpamn.com

E-Mail: tasneemlko2012@gmail.com, ataullah2012@gmail.com

Phone No. 9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)

۲۔ نیوسلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی

۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ا۳ (لکھنؤ)

۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبلپور، مدھیہ پرادیش، 9424708020

۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 5 182-A گرین لینڈ کیمپس، پوکھر پور، کانپور

فہرست

مقدمہ ۵
ویدوں کا مختصر تعارف ۶
ویدوں کی تعداد ۶
ویدوں کی تقسیم ۶
رگ وید ۷
یجر وید ۷
سام وید ۷
اتھر وید ۷
بِرَہْمَن اور اس کے حصے ۸
رِگ وید کی شاکھائیں ۸
سام وید کے دو خاص حصے ۹
موجودہ وید ۱۱
تحریف ۱۳
اتھر وید ۱۳
دیانند سرسوتی ۱۴
تفصیل سے ذکر کرنے کی وجہ ۱۵
برھمن ۱۵
آرنیک ۱۶
اپنشد ۱۸
اپنشدوں کی اصل تعداد ۱۹
شاستر ۲۰

۱۔ سانکھیہ درشن ۲۱
۲۔ یوگ درشن ۲۱
۳۔ میمانسا ۲۱
۴۔ ویدانت ۲۱
۵۔ وَیشیشک شاستر ۲۳
۶۔ نِیَائے دَرشَن ۲۴
پُران ۲۵
اسمرتی ۲۵
رامائن اور مہابھارت ۲۶
بھگوت گیتا ۲۷
اشٹاوکر کی گیتا ۲۸
برمھ سوتر یا ویدانت سوتر ۲۸
خلاصہ بحث ۲۹

مقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدالمرسلین

ہندوستان ایک وسیع ملک ہے جس میں مختلف قومیں رہتی ہیں لیکن ہندوقوم اکثریت میں ہے جس کے یہاں اتنی اوہام بازی ہیں کہ اکثر لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کے تمام اعمافرضی ہیں ایسانہیں ہے بلکہ ان کے یہاں کتابوں کا ایک بڑاذخیرہ ہے اگرچہ ان کے ۹۵% لوگ اس سے واقف ہیں لیکن ویدوں کو اکثر لوگ مانتے ہیں بعض بعد کی کتابوں میں اختلاف ہے لیکن رگ وید کو ایشور یہ گیان سمجھتے ہیں پھر اس کی تفاسیر اور تراجم کے علاوہ فقہی وتاریخی کتابیں بھی ہیں۔

اس کتاب کا مقصد داعی حضرات کو ہندوعقائد سے واقفیت کرانا ہے تاکہ مخاطب قوم کی نفسیات سے واقفیت کے نتیجے میں دعوت کا کام کرنا آسان ہوجائے گا۔

اس کے علاوہ اور کوئی مقصد نہیں ہے کہ ہم ان کی کتابوں کو اہم سمجھیں یا کوئی اصلاح کرنا ہو ہمارے پاس تو مکمل کتاب قرآن مجید موجود ہے جو آخری اور مکمل کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہدایت کا ذریعہ بنائے اور قبول فرماکر عالم میں ہدایت کی فضا عام ہو۔ والسلام

محمد سرور فاروقی ندوی
دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

ویدوں کامختصر تعارف

ہندوؤں کی سب سے قدیم بنیادی کتابیں وید ہیں۔ لفظ وید سنسکرت کے دو لفظ سے بنا ہے جس کے معنی ہیں 'جاننا' یا علم حاصل کرنا۔

ویدوں کی تعداد

ویدوں کی تعداد چار بتائی جاتی ہے۔ (۱) رِگ وِید (۲) یجرُ وِید (۳) سَام وید (۴) اتھروید، لیکن مستند کتب میں صرف تین کا ذکر ملتا ہے۔

اتھروید کے نسخوں کو یا تو قابل ذکر نہیں سمجھا گیا یا اسے غیر مستند قرار دیا گیا ہے۔

اسی طرح نارد مُنی نے چھاندوگیہ اپنشد میں اتہاس اور پُران کو پانچواں وید کہا ہے۔

(پرپاٹھک ۷، کھنڈ ۲)

اس کے علاوہ سرپ وید، دھنُر وید، آیوروید، پشاچ وید، گندھرووید وغیرہ کتنی ہی ایسی کتابیں ہیں جنھیں وید تسلیم کیا جاتا ہے۔: ''وید کی حد بندی نہیں۔''

ویدوں کی تقسیم

مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع میں یہ ایک ہی وید تھا۔ **(وشنو پران ۳:۲)**

بعد میں اور اضافے کر کے چار الگ الگ وید مرتب کر لیے گئے اور یہ سلسلہ اتنا بڑھا کہ مہامنی پتنجلی کے زمانے میں ویدوں کی تعداد ۱۱۳۱ تک پہنچ گئی ہے۔ سوامی دیانند نے بھی اسے تسلیم کیا ہے لیکن وہ چار کو تو وید باقی ۱۱۲۷ کو ویدوں کی شرح بتاتے ہیں، جو صحیح نہیں۔

ایک تو ۱۱۲۷ شاکھاؤں کے شرح ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔ دوسرے خود یہ چار وید جن کو سوامی جی وید قرار دیتے ہیں وہ ان ہی شاکھاؤں میں شامل ہیں۔

رِگ وید

رِگ وید، رگ اور وید سے مرکب ہے۔ رِگ وید کا مطلب ہے تحمید کا منتر اس کو رچا بھی کہتے ہیں جس وید میں تحمید کے منتروں یعنی رچاؤں کو جمع کیا گیا ہے اسے رگ وید کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ رچائیں مختلف رشیوں کے ذریعہ سے مختلف مقامات اور مختلف زمانوں میں وجود میں آئی ہیں۔ اس میں منڈل، سُوکت اور رچائیں ہوتی ہیں۔

یجر وید

یجر وید بھی یجوہ اور وید سے مرکب ہے۔ یجوہ کے معنی ہیں بھجن یعنی پوجا کرنا۔ یجر ان منتروں کو کہا جاتا ہے جن کے ذریعہ سے تج کیا جاتا ہے یعنی یگیہ کئے جاتے ہیں۔ یجر وید میں یگیہ کرنے کے تفصیلی احکام ملتے ہیں۔ اس کو دو حصوں میں منقسم کیا گیا ہے۔ شکل یجر وید اور کرشن یجر وید۔ اس میں ادھیائے اور منتر ہوتے ہیں۔

سام وید

سام وید میں سام لفظ کے معنی ہیں شانتی یعنی امن وسکون۔ لیکن یہاں اس کا مطلب شانتی نہ ہوکر گیت ہے۔ اس میں علم نغمات کی تفصیل ملتی ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق اس میں اصلاً صرف ۹۹ منتر ہیں اس کے باقی منتر رِگ وید سے ماخوذ ہیں۔

اتھر وید

اتھر وید۔ اس میں کانڈ، سوکت اور منتر ہوتے ہیں۔ یہ اتھر اور وید سے مرکب ہے۔ اتھر کے معنی ہیں خوشحالی اور فلاح۔ اتھرو کے معنی آگ اور اتھرون کے معنی پجاری کے ہوتے ہیں۔ اس طرح اس وید میں پجاریوں کے ذریعہ آگ کی مدد اور خبیث شیاطین سے لوگوں کی مدد کر کے ان کی بھلائی اور خیر خواہی کا فریضہ انجام دینے کی تفصیل ہے۔

عام طور سے وید کا استعمال منتروں اور براہمن کے لئے کیا جاتا ہے۔ منتروں کے

سنہتاؤں کو ترتیب دینے کا فرض وید ویاس نے انجام دیا ہے۔ سام وید اور یجر وید سنہتا کو یگیہ کے فریضہ کی ادائیگی کے پیش نظر مرتب کیا گیا ہے۔ رِگ وید اور اتھر وید کی تدوین واضح طور پر یگیہ کے لئے نہیں تھی۔

برَہمَن اور اس کے حصے

براہمن، اس لفظ کے معنی ہیں تفصیل یا یگیہ، براہمن گویا منتروں یا سہنتاؤں کی توضیح وتشریح ہے۔ سوامی دیانند براہمن کو ویدوں سے الگ مانتے ہیں۔ براہمنوں میں بہت سے رشیوں اور راجاؤں کی سوانح حیات بھی درج ہیں۔

براہمن کے بھی تین حصے ہیں (۱) براہمن (۲) آرنیک (۳) اپنشد ویدوں کی کئی شاکھائیں یا نسخے پائے جاتے ہیں جن میں ترتیب کے علاوہ الفاظ کے لحاظ سے بھی اختلاف پایا جاتا ہے، پتنجلی نے رِگ وید کی ۲۱ شاکھاؤں کا اور یجر وید کی ۲۰۱ شاکھاؤں، سام وید کی ایک ہزار اور اتھر وید کی ۹ شاکھاؤں کا ذکر کیا ہے۔

رِگ وید کی شاکھائیں

رِگ وید کی ۲۱ شاکھاؤں میں سے چار خاص تسلیم کی گئی ہیں:

(۱) شاکل (۲) باشکل (۳) آشوالائین شانکھائین (۴) رشا کھا مانڈوکیہ بھی ہے۔ آج کل رِگ وید کی رائج سنہتا شاکل شاکھا ہی کی ہے۔

باشکل شاکھا نایاب ہے، لیکن اس کی خصوصیات کا ذکر دوسری کتابوں میں ملتا ہے۔

منتروں کی تعداد میں بھی فرق پایا جاتا ہے۔ شاکل میں صرف ۱۰۱۷ سوکت ہیں جب کہ باشکل میں ۱۰۲۵ باقی شاکھاؤں کی سنہتائیں اب نہیں ملتیں۔ اگر ملتی بھی ہیں تو کسی سنہتا کا صرف کوئی جزوی حصہ ہوتا ہے۔ (ویدک ساہتیہ اور سنسکرت ص ۱۲۸)

شکل یجر وید کی خاص شاکھائیں مادھین دن اور کانٹر وہیں۔ کانٹر سنہتا کا جو نسخہ شائع

ہوا ہے اس میں منتروں کی تعداد ۲۰۸۶ ہے جب کہ مادھین دن سنہتا میں منتروں کی تعداد صرف ۱۹۷۵ ہے۔اس طرح دونوں نسخوں میں ۱۱۱ منتروں کا فرق پایا جاتا ہے۔

چرنٹر ویوہ کے مطابق کرشن یجر وید کی ۸۵ شاکھائیں (حصّے) ہیں جن میں سے آج صرف چار شاکھائیں یا نسخے اوران سے متعلق کتابیں ملتی ہیں۔یہ چار شاکھائیں یہ ہیں:

(۱) تیتریہ

(۲) میترا ینٹری؟

(۳) کٹھ

(۴) کپشٹھل کٹھ شاکھا۔

پہلے شاکھا میں ۷ کانڈ، ۴۴ پر پاٹھ اور ۶۳۱ انو واک ہیں جب کہ دوسری سنہتا میں چار ہی کانڈ ہیں، پر پاٹھک کی تعداد ۵۴ ہے، پوری سنہتا میں ۲۱۴۴ منتر ہیں جن میں سے ۱۷۰۱ رچائیں رگ وید سے ماخوذ ہیں۔

تیسری سنہتا، کٹھ سنہتا میں ۵ کھنڈ ہیں۔ان کھنڈوں کے اجزاء کا نام استھانک ہے جو ویدک ادب میں اور کہیں نہیں ملتی۔اس سنہتا میں انو واکوں کی تعداد ۷۴۳، اور منتروں کی تعداد ۳۰۹۱ ہے۔چوتھی شاکھا کا ایک ہی نسخہ ملتا ہے اور وہ بھی ناقص حالت ہے۔

سام وید کے دو خاص حصے

پوروارچک اور اترارچک۔پوروارچک میں منتروں کی تعداد ۶۵۰ ہے اور اترارچک کے تمام منتروں کی تعداد ۱۲۲۵ ہیں۔

اس طرح دونوں آرچکوں کے منتروں کی مجموعی تعداد ۱۸۷۵ ہے۔سام وید کی ۱۵۰۴ رچائیں رگ وید سے لی گئی ہیں۔یہ بات بھی قابل غور ہے کہ پوروارچک کے ۲۶۷ کا اترارچک میں اعادہ پایا جاتا ہے۔۹۹ رچائیں نئی ہیں۔آچاریہ بلدیو اپادھیائے کے خیال میں اس کا امکان ہے کہ یہ ۹۹ رچائیں رگ وید ہی کے بعض دیگر نسخوں سے لی گئی ہوں۔

سام وید کے کتنے نسخے تھے؟ پرانوں کے مطابق ان کی تعداد ایک ہزار تھی۔اس کی تصدیق پتنجلی نے بھی کی ہے۔اس وقت صرف تیرہ نسخوں یا شاکھاؤں کے نام ملتے ہیں جن میں سے صرف تین نسخے ہی محفوظ رہ سکے ہیں۔اور وہ یہ ہیں:

(۱) کوتھمیہ

(۲) رانٹراینیہ

(۳) جمینیہ۔

جمینی سنہتاؤں کے منتروں کی تعداد ۱۶۸۷ ہے جو کوتھم شاکھا سے ۱۸۲ منتر کم ہے۔دونوں میں پاٹھ بھید یعنی الفاظ کے بھی مختلف قسم کے اختلاف پائے جاتے ہیں۔اترارچک میں بہت سے نئے منتر ہیں جو کوتھمیہ سنہتا میں نہیں ملتے۔لیکن جمینیوں کے سام گان کتھمیوں سے تقریباً ایک ہزار زائد ہیں جمینی گان ۳۶۸۱ ہیں جب کہ کوتھم گان صرف ۲۷۲۲ ہیں۔

براہمن اور پرانوں کا مطالعہ بتاتا ہے کہ سام منتروں، ان کے پدوں اور سام گانوں (سام نغمات) کی تعداد اس وقت کی تعداد سے کہیں زیادہ تھی۔شتپتھ میں سام منتروں کے پدوں کا شمار ۴ ہزار بتائی گئی ہے یعنی سام منتروں کے پد ایک لاکھ ۴۴ ہزار تھے۔سارے ساموں کی تعداد ۸ ہزار اور گانوں کی تعداد ۱۴۸۲۰ تھی۔

پتنجلی نے اتھروید کی ۹ شاکھاؤں کا ذکر کیا ہے، البتہ ان کے ناموں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔یہ شاکھائیں یہ ہیں:

(۱) پپلاد (۲) استود (۳) مود (۴) شون کیہ (۵) جاجل (۶) جلد (۷) برمھود (۸) دیودرش (۹) چارنٹروید۔

ان شاکھاؤں میں پپلاد اور شون کیہ کے مطابق کچھ کتابیں ملتی ہیں۔باقی شاکھاؤں کا صرف نام باقی رہ گیا ہے۔

پپلادشاکھا کی منتر سنگھتا ۲۰ کانڈ والی ہے اور اس کے براہمنوں سے پتہ چلتا ہے کہ شونک شاکھا کی سنہتا میں ۶۰۲۶ منتر تھے لیکن یہ سنہتا ابھی تک حاصل نہیں ہوسکی ہے۔ اتھروویدمیں ۵۹۸۷ منتر ملتے ہیں۔ اتھروید کے ۱۲۰۰ منتر رِگ وید سے لئے گئے ہیں۔

موجودہ وید

موجودہ وید حقیقت میں شاکل اور باشکل کا مجموعہ ہے۔ شاکل جو رِگ وید کے جامع ہیں ان کے شاگردوں نے باہم اختلاف کر کے اپنے الگ الگ رِگ وید بنالئے جن کی تعداد باختلاف آرا، ۲۴ یا ۲۱ یا ۵ ہے۔

ان نسخوں میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ اختلاف منتروں کی کمی بیشی کا بھی ہے اور الفاظ کے تغیر وتبدل کا بھی۔

پتنجلی نے اپنی کتاب مہابھاشیہ میں ویدوں کے جن ۱۱۳۱ نسخوں کا ذکر کیا ہے ان میں ۱۰۱ مختلف یجروید کے اور ایک ہزار سام وید کے اور ۲۱ طرح کے رِگ وید کے نسخے بتائے ہیں۔

شتپتھ پران اور دوسرے پرُانوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یجروید کا پہلا نسخہ چرک سنہتا یا چرک رشی کی تالیف کہلاتا تھا۔

یہ یجروید اب کہیں دستیاب نہیں ہوتا۔ اس کے گم ہونے کی اصل وجہ چرک کے شاگردوں کا باہمی عناد واختلاف ہے۔ چرک کے کئی شاگرد تھے۔ ان کے دو شاگرد ویشمپائن اور یا گولکیہ کی باہمی کشمکش کے نتیجہ میں شکل یجروید اور کرشن یجروید وجود میں آئے۔

دونوں میں پہلا منتر کسی قدر لفظی اختلاف کے ساتھ ایک ہے۔ دسویں باب تک دونوں میں اختلاف تو ہے لیکن زیادہ نہیں۔

ترتیب میں بھی فرق ہے لیکن اس کے بعد پندرہ باب تک عبارت اور ترتیب میں

بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا ہے۔ پندرہویں باب کے بعد بہت سے منتر رگ وید سے ماخوذ ہیں۔

باب ۳۹ کے منتر بالکل نئے ہیں۔ ۴۰ باب میں ۱۸ منتر کرشن یجروید کے برخلاف شکل یجروید میں زائد ہیں۔ (۱:۷:۱:۳ شتپتھ)

شکل اور کرشن یجروید کے علاوہ اس وید کے اور بھی کچھ نسخے ہیں جن میں کاٹھک اور میترائنی سنہتا شائع شدہ دستیاب ہیں۔ ان مختلف نسخوں میں منتروں کی کمی بیشی بھی پائی جاتی ہے اور اختلاف عبارت بھی کہیں کہیں منتروں کی ترتیب میں بھی فرق موجود ہے۔ ان نسخوں کے منتروں میں عظیم اختلاف واقع ہوا ہے۔ واجنی سنہتا میں ۱۹۷۴ منتر ہیں تو تیتریا میں ۱۰۱۸، میترائنی میں ۵۸۴، اور کٹھ میں صرف ۶۴۰ منتر پائے جاتے ہیں ویدوں میں منتروں کی تکرار بھی پائی جاتی ہے۔

ایک نسخہ کا ماننے والا دوسری شاکھا یا دوسرے نسخے کو غیر مستند ٹھہراتا ہے۔ مثلاً شتپتھ کانڈ اول ادھیائے ۷ برہمن، کنڈکا ۳ میں کرشن یجروید کی قرأت کو مردود قرار دیا گیا ہے۔

اس وید کا آخری باب ایش اپنشد پر مشتمل ہے بلکہ مختلف مقامات پر برہمن گرنتھوں کی عبارتیں شامل کردی گئی ہیں۔ (شتپتھ ۴:۲:۳:۷:و۸) یجروید ۱۹:۱۲ کے متعلق سروانوکرمنی میں درج ہے کہ اس انوواک کے بہت سے فقرے برہمنی ہیں اور ادھیائے ۲۴ پورا ہی برہمن ہے۔ ادھیائے ۳۰ منترے سے آخر تک ۱۵ منتر برہمن ہیں وید منتر نہیں۔

پرُانے زمانے کی بات تو الگ رہی اب بھی کوئی نہ کوئی تحریف ہوتی رہتی ہے۔ مثلاً یجروید بھاشا بھاشیہ دیانند ادھیائے ۲۵ منتر ۴۸ پورا اضافہ ہے جو کسی سناتنی نسخہ میں موجود نہیں ہے۔

اسی طرح اس نسخہ میں ادھیائے ۳۸ منتر ۱۴ میں 'گھرم' کو نامناسب خیال

کر کے 'دھرم' اور 'سکھر م' کو 'سدھرم' کر دیا گیا ہے۔ پھر یجر وید کے منتروں کی کل تعداد دیانند کے نزدیک ۱۹۷۵ ہے تو ساتولیکر کے نزدیک ۱۴۰۰، شوشنکر کے نزدیک ۱۹۸۷ اور سوامی ہری پرساد کے نزدیک ایک ہزار ہے۔

تحریف

سب سے زیادہ تحریفات سام وید میں ہوئی ہیں ہر مطبع کے طبع شدہ سام وید کے منتروں کی تعداد مختلف ہے۔ اجمیر میں شائع شدہ سام وید کے منتر تعداد میں ۱۸۲۴ ہیں تو جیوانند ودیا ساگر کے مطبوعہ سام وید میں ۱۸۰۸ منتر ملتے ہیں۔ پنڈت شوشنکر آریہ پنڈت کے نزدیک اس وید کے منتروں کی تعداد ۱۵۴۹ ہے اور پنڈت ولیکر کے نزدیک ان کی تعداد صرف ۷۰ ہے۔ اس کے علاوہ سوامی ہر پرساد نے ۶۵ منتروں کا نیا سام وید بھی شائع کیا ہے۔ پنڈت ولیکر نے قریبی زمانے میں جو وید شائع کئے ہیں ان میں آج سے پہلے کے شائع شدہ سبھی ویدوں کی خواہ اجمیر میں شائع ہوئے ہوں یا کہیں اور تحریفات کی مثالیں پیش کی ہیں۔

منتروں کے علاوہ قدیم نسخوں میں اختلاف الفاظ کی بھی کثرت ہے۔

(دیکھئے پنڈت جے دیو شرما کے سام وید بھاشیہ، مطبوعہ اجمیر کے حواشی)

اتھر وید

اتھر وید یورپ کے علماء کے نزدیک باقی ویدوں کے مقابلہ میں نیا ہے۔ یہ بات جن وجوہ کی بنا پر کہی گئی ہے ان میں سے ایک اس کی زبان بھی ہے۔ اتھر وید کے نو یا ۱۲ نسخوں میں سے صرف ۲ نسخے دستیاب ہو سکے ہیں جن کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ یہ پپلا د اور شونک شاکھائیں ہیں۔ دونوں میں الفاظ کی کمی بیشی پائی جاتی ہے۔

اس وید کے پھر دو حصے ہیں:

ایک کو اتھر وا اور دوسرے کو انگرس وید کہتے ہیں۔ انگرس وید انگرا رشی کی طرف منسوب ہے۔ انگرا رشی کے بعد چوتھی پشت میں پیدا ہوئے ہیں۔

مطبوعہ اتھر وید کے نسخوں میں کثیر اختلاف ہے۔ پروفیسر وہٹی نے جب سایئن بھاشیہ گپت اتھر وکا دوسرے قلمی نسخوں سے مقابلہ کیا تو صرف پہلے کانڈ میں انھیں ۳۳۰ سے زائد اختلافات ملے۔ بیکانیز کے مشہور و معروف نسخہ میں ۱۲۰۰ لفظی شبہات پائے جاتے ہیں۔

برلن کا نسخہ سب سے قدیم (۱۵۹۳ء) کا ہے مگر اس کا بہت سا حصہ ضائع ہو چکا ہے اتھر وید کانڈ ۲۰ سوکت ۱۲۷ منتر ۱ تا ۱۰ (جس میں راجا پریکشت کا ذکر ہے جس کی وجہ سے پنڈت بھگوان داس اتھر وید کو مہا بھارت کے بعد کی کتاب مانتے ہیں) کو انو کرمنی میں ملاوٹ قرار دیا گیا ہے۔ (ہسٹری آف ویدک لٹریچر مؤلفہ بھگوت دت)

زرتشتی تعلیمات کا اولین حصہ کتھا کے نام سے موسوم ہے اور وید میں اس کا تذکرہ آیا ہے۔ (اتھر وید ۱۵:۶۔۱۲)

یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ کتھا وید سے کہیں پہلے زمانے میں لکھے گئے ہیں جس کا ذکر وید میں کیا گیا۔ اس طرح وید میں پرانم یا جوشا ساہ کا ذکر آتا ہے۔

(اتھر وید ۱۱:۷۔۲۴)

یہ جوشا ساہ پارسی مذہب کی کتاب ژند اوستا کا ایک حصہ ہے۔ اس کے برخلاف زرتشتی کتابوں میں ویدوں یا دیگر ہندو کتب کا کہیں ذکر نہیں ملتا۔ تاریخی حقائق کی بنا پر بعض لوگوں کے نزدیک ویدوں کا زمانہ دو ہزا چار سو سال سے کم عرصہ کا ہے۔

دیانند سرسوتی

دیانند نے اُپدیش منجری میں کہا ہے کہ سناتنی پنڈتوں نے آلوا پنشد لکھ کر اتھر وید میں داخل کر دیا ہے۔ گویا ان کے نزدیک بھی وید میں دخل اندازی ہوئی ہے۔ واضح رہے کہ آلوا پنشد کو معتبر و مستند کتابوں میں وید کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔

تفصیل سے ذکر کرنے کی وجہ

ویدوں کے نسخوں کا اور وہ جس حالت میں ملتے ہیں اس کا ذرا تفصیلی جائزہ محض اس لئے لے کیا ہے کہ لوگوں کو اس بات کا صحیح اندازہ ہو سکے کہ اس دعویٰ میں کتنا وزن ہے جو ویدوں کے بارے میں کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی اصل شکل میں آج تک محفوظ چلے آرہے ہیں، ان میں کوئی کمی بیشی نہیں ہوئی ہے اور وہ قابل اعتماد ہیں۔ وید اگر آج اپنی اصل (ORIGINAL) شکل میں اور مستند طریقے سے ہم تک پہنچے ہوتے تو یہ ہمارے لئے انتہائی مسرت کی بات ہوتی، مگر حقیقت یہ ہے کہ نہ وہ پورے طور پر محفوظ رہ سکے ہیں اور نہ وہ مستند طریقے سے ہم تک پہنچے ہی ہیں اس لئے بے چوں و چرا ان پر کامل اعتماد کرنا حق وانصاف کے تقاضے کے منافی بات ہوگی۔

برہمن

ویدوں کے بعد ہم براہمن کتابوں کو لیتے ہیں۔ براہمنوں کو عام طور سے متعلقات وید سمجھا جاتا ہے۔ ان میں یگیہ اور اس سے متعلق اعمال ورسوم کی ادائیگی کے طریقے بتائے گئے ہیں، یگیوں کی جزوی تفصیلات کے علاوہ ان میں ان کی اہمیت وحکمت پر بھی بحث ملتی ہے۔

براہمن کتاب کی تعداد کثیر تھی۔ موجودہ براہمن گرنتھوں سے یہ تعداد کہیں زیادہ تھی۔ جس طرح ویدوں کے درشٹا کو رشی کہتے ہیں اسی طرح ایک خیال کے مطابق براہمنوں کے درشٹا کو آچاریہ کا لقب دیا گیا ہے۔ ویدوں کی اکثر سنہتا منظوم ہیں جب کہ براہمن نثر میں لکھے گئے ہیں۔

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ رگ وید کا غالب حصہ دیوتاؤں کی مدح وثناء پر مشتمل ہے۔

اتھروو وید میں ان چیزوں کا ذکر کیا گیا ہے جن کو لوک اور پرلوک (دنیا وآخرت) دونوں لحاظ سے مفید سمجھا گیا ہے۔ مثلاً امور خانہ داری اور راج کاج کے مسائل اور مختلف امراض سے نجات پانے سے متعلق سوکت وغیرہ۔

یجر وید میں یگیوں پر زور دیا گیا ہے۔ براہمنوں کا خاص موضوع ہے۔ ودھیا یعنی ضابطہ اور اصول وقواعد۔ یگیہ کب کیا جائے؟ اور ان میں کن باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے؟ یگیہ کرنے کے لائق کون لوگ ہیں؟ وغیرہ سوالات کا جواب ہمیں براہمن گرنتھوں میں ملتا ہے۔

براہمن گرنتھوں میں لسانیات کے لحاظ سے خاصہ اہم ہے۔ کہیں، کہیں سنہتا میں بھی اس طرح کی بحث کی گئی ہے۔ براہمن میں اس بحث کو نرکت تغیر سے کیا گیا ہے۔ کبھی کبھی اس بحث میں توضیح مطلب کے لئے بڑی ہی دلچسپ حکایات سے بھی کام لیا گیا ہے۔ یہ حکایات دلوں کو چھو رہی ہوتی ہیں۔ حکایتیں طویل اور مختصر دونوں طرح کی ہیں۔ بعض اوقات یہ کہانیاں ایسی سریت کی حامل ہوتی ہیں جو براہمن کے اصل موضوع کرم کانڈ (اعمال ظاہری) سے بالکل الگ ہوتی ہیں۔ تخلیق عالم کے بارے میں بھی بہت سی حکایات براہمن گرنتھوں میں موجود ہیں۔

رگ وید سے تعلق رکھنے والے براہمنوں کے نام اس طرح ہیں: ایتریہ براہمن اور شانکھاین براہمن شتپتھ براہمن کا تعلق شکل یجر وید سے ہے اور تیتریہ براہمن کرشن یجر وید سے تعلق رکھتا ہے۔

سام وید سے متعلق براہمن حسب ذیل ہیں:

تانڈیہ، کھڈونش، سام ودھان، اورشیہ، دیوت، اپنشد براہمن، سنگھتو اپنشد، بنش براہمن، جمینیہ براہمن۔

اتھر وید سے جس براہمن کا تعلق ہے اس کا نام گوپتھ براہمن ہے۔

آرنیک

آرنیک اپنشد دراصل براہمنوں کے ذیلی (Appendix) کتب کی حیثیت رکھتے ہیں آرینہ جنگل کو کہتے ہیں۔ آرنیک کتب بالعموم جنگلوں کی پرسکون فضا میں پڑھے جاتے

تھے اوران پرغوروخوض ہوتا تھا اسی لئے ان کا نام آرنیک پڑا۔

آرنیک کئی ہیں۔ایتریہ آرنیک رگوید کی شاکل شاکھا سے تعلق رکھتا ہے،شانکھاین آرنیک کا تعلق رِگ وید کی باشکل شاکھا سے ہے۔

برہد آرنیک شکل یجروید کی کانڈو اور مادھیان شاکھا سے اور تیتریہ آرنیک کرشن یجروید کی تیتریہ شاکھا سے متعلق ہے۔سام وید سے متعلق رکھنے والا ایک آرنیک ہے جو تول کار آرنیک کے نام سے مشہور ہے۔اسی آرنیک کو جمینیو پنشد بھی کہا جاتا ہے۔

آرنیکوں میں غالب حصہ ان مضامین کا ہے جو براہمن کتب سے مختلف ہیں۔آرنیکیوں میں اصل موضوع یگیہ نہیں، بلکہ یگیوں وغیرہ کے روحانی اور باطنی پہلوؤں کا مطالعہ ہے۔پران ودیا آرنیک کا خاص موضوع بن گیا ہے۔آرنیک اس ودیا کو اپنی انوکھی سوجھ نہیں بتاتے بلکہ اپنی تائید میں رگ وید کے منتروں (رگ وید ۱/۶۴/۳۱:۱/۶۴/۳۸) کو پیش کرتے اور سارے حواس میں پرانوں کی برتری اور فوقیت کو حسین کہانیوں کے ذریعہ ثابت کرتے ہیں۔ ایک جگہ آیا ہے:

''پُران اس کائنات کا حامل ہے۔پُران ہی کی طاقت سے جس سے آسمان اپنے مقام پر قائم ہے اسی طرح سب سے بڑی ذی روح سے لے کر چیونٹی تک سبھی اس پران کے ذریعہ ہی سے پائے جاتے ہیں۔'' (ایتریہ آرنیک ۲/۱/۶)

دھیان (مراقبہ) کرنے کے لئے پُران میں مختلف اوصاف کا ذکر تفصیل سے کیا گیا ہے اور اسے قابل پرستش ٹھہرایا گیا ہے۔

یہاں تک کہا گیا ہے کہ پُران ہی رشی روپ ہے پُران ہی وشوامتر ہے، پُران ہی بھردواج ہے، پُران ہی وششٹھ ہے۔یہی نہیں بلکہ جتنی رچائیں ہیں، جتنے وید ہیں، جتنے گھوش (تلفظ) ہیں وہ سب پران روپ ہیں۔پران کو ہی روپوں میں سمجھنا چاہئے۔کوشیتکی اپنشد میں ہے کہ جب تک جسم میں جان (پران) ہے تب تک ہی زندگی ہے۔لہذا اشرتی

منتروں میں پران کے لئے گویا لفظ کا استعمال موزوں ہے۔

تیتریہ آرنیک کے ابتدائی انوواکوں میں کال (Time) کے پار مارتھک (حقیقی معنیٰ کا) اور عملی روپ کی وضاحت بڑی حسین ڈھنگ سے کی گئی ہے۔اکھنڈ روپ میں ہمیں پار مارٹھک کال کا مشاہدہ ہوتا ہے۔عمل میں کال مختلف اور عارضی ہے۔دن رات مہینہ، سال وغیرہ اس کے مختلف حصے ہیں لیکن پھر بھی کال (زمانہ) حقیقت میں ایک روپ ہے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ آرنیکوں میں ان روحانی اور غیر مادی چیزوں کو زیر بحث لایا گیا ہے جن کی کامل ارتقائی شکل ہمیں اپنشدوں میں دیکھنے کو ملتی ہے۔گویا اپنشد آرنیکوں ہی کی آخری کڑی ہیں۔چنانچہ قدیم آرنیکوں ہی کے جزوی شکل میں آج بھی ملتے ہیں۔

ان تمام دقیق فلسفیانہ مباحث کے باوجود یہ گرنتھ ہمیں ناکام نظر آتے ہیں جس سے ہمیں خدا کی پسند اور ناپسند معلوم ہو سکے اور ہم اپنی زندگی کو خدا کی مرضی ومنشا کے مطابق ڈھال سکیں۔

اپنشد

ہم اوپر اس کا اظہار کر چکے ہیں کہ آرنیکوں کے ساتھ شامل سمجھے گئے ہیں۔ویدک ادب کے آخری گرنتھ ہونے، نیز تعلیمات واحکام کی آخری روح تسلیم کئے جانے کی وجہ سے انھیں ویدانت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ہندوستانی علم حقیقت اور مذہبی اصولوں کا سرچشمہ ہونے سے کیا شرف اپنشدوں کو حاصل ہے۔اپنشد ایسا سرچشمہ تصور کئے جاتے ہیں جن سے علم کی مختلف نہریں نکلی ہیں۔

ویدک دھرم کے علم حقیقت کو قائم اور استحکام بخشنے والے گرنتھ یہی اپنشد ہی مانے گئے ہیں۔گیتا اور برمھ سوتر کی بنیاد بھی یہی ہیں۔زندگی کے باطنی اور روحانی پہلو کا تعارف ان کے ذریعہ سے کرایا گیا ہے۔سترہویں صدی اراشکوہ اور انیسویں صدی میں جرمن فلاسفر شوپنہار اور شاعر گیٹے نے اپنشدوں کی خاص تعریف کی ہے۔یہی اپنشد ہیں جن پر

بھارت کے ہندوؤں کو بڑا فخر ہے۔

اپنشدوں کی اصل تعداد

اپنشدوں کی تعداد ۱۰۸ ہے جن میں سے دس کا تعلق رگ وید سے ۱۹۰ کا شکل یجر وید سے اور ۱۲ کا کرشن یجر وید سے ہے۔

۱۶ اپنشد سام وید سے اور ۱۳ اتھر وید سے تعلق رکھتے ہیں۔

دھر اڈریا لائبریری (مدراس) سے تقریباً ۶۰ غیر مطبوعہ اپنشدوں کا ایک مجموعہ شائع کیا گیا ہے جس میں چھاندوگیہ وغیرہ اپنشد بھی شامل ہیں، جن کا ترجمہ سترہویں صدی میں داراشکوہ کے حکم سے فارسی میں کیا گیا تھا۔ آچاریہ شنکر نے جن دس اپنشدوں کی شرح کی تھی وہ قدیم ترین اور مستند مانے جاتے ہیں۔ مکتکو پنشد کے مطابق ان کی ترتیب اور ان کے نام یہ ہیں:

۱۔ایش	۲۔کین
۳۔کٹھ	۴۔پرشن
۵۔منڈک	۶۔مانڈوکیہ
۷۔تیتریہ	۸۔ایتریہ۔
۹۔چھاندوگیہ	۱۰۔برہدارنیک

یہی اپنشد قدیم اور مستند تسلیم کئے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ کوشیتکی اپنشد، شوتیا شور اور میتر اینیہ بھی قدیم مانے گئے ہیں کیونکہ شنکر آچاریہ نے برمھ سوتر بھاشیہ میں دسوں اپنشدوں کے ساتھ ان تین میں سے شروع کے دو اپنشدوں کو بھی نقل کیا ہے اگرچہ ان کی شرح نہیں لکھی ہے۔

اس طرح یہ تیرہ اپنشد ویدانت فلسفہ پیش کرنے کی وجہ سے خاص طور سے احترام کے لائق سمجھے گئے ہیں۔ دیگر اپنشد دیوتاؤں سے متعلق ہونے کے سبب تانترک مانے جاتے

ہیں۔ تنتروں کو وید کے خلاف یا نئی چیز ماننا صحیح نہیں تسلیم کیا جاتا۔

اس طرح کی اپنشدوں میں ویشنو، شاکت، شیو اور یوگ سے تعلق رکھنے والے اپنشد خاص طور سے شمار کئے جاتے ہیں۔

یہ یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ قدیم ترین اپنشدوں میں ویدوں کے دیوتاؤں سے اوپر اٹھ کر ایک انام برمھ ہی کو اس کائنات کا خالق، مدبر اور رب مانا گیا ہے۔ ایسے قدیم اپنشدوں میں چھاندوگیہ، برہدارنیک، ایش، تیتریہ، پرشن، منڈک اور مانڈوکیہ آتے ہیں۔ اس کے بعد کٹھوپنشد آتا ہے جس میں وشنو کو سب سے اونچا مقام دیا گیا ہے۔

شاستر

شاستر حقیقت میں بھارت کے عام درشن گرنتھ (کتب فلسفہ) ہیں۔ ان کی دو قسمیں ہیں:۔

(۱) آستک

(۲) ناستک

ناستک درشن کے موئدین میں جین، بودھ مت اور چارواک آتے ہیں جو نہ ویدوں کو عیوب و نقائص سے پاک مانتے ہیں اور نہ ان کو لائق استناد ٹھہراتے ہیں۔

سانکھیہ، یوگ، ویدانت، میمانسا، نیائے اور ویشیشا نک، یہ آستک کے چھ گرنتھ ہیں۔ سانکھیہ کپل کی تصنیف مانی جاتی ہے جس کا وجود ثابت نہیں۔ یہ خدا کے وجود کا منکر ہے اور صرف عقل کے ذریعہ سے نجات کو ممکن مانتا ہے۔ اس مکتبۂ فکر کی تمام قدیم کتب گم ہو چکی ہیں۔ (داس گپتا ص ۶۸)

اس اجمال کی بحث کے بعد شاستروں کی خصوصیات کا الگ الگ ذکر کیا جاتا ہے:

۱۔سانکھیہ درشن

یہ درشن عقل وعمل پر مبنی ہے۔ یہ درشن خدا کو حسی مشاہدہ سے بالاتر مانتا ہے، گوتم بدھ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اسی کے پیرو تھے۔

۲۔یوگ درشن

دوسرا درشن ہے جو پتنجلی منی کی تخلیق ہے۔ سانکھیہ درشن سے اس کا اختلاف اصلاً خدا کے معاملے میں ہے۔ ایک بات اس درش کی یہ ہے کہ اس میں خدا کی ہستی کو آتما، تمام ارواح اور کائنات سب سے بالکل الگ مستقل بالذات تسلیم کیا گیا ہے۔ اس کے خالص دھیان سے موکش یا مکتی حاصل ہوسکتی ہے۔

اس درشن میں ایسی تدبیری بتائی گئی ہیں جن سے دھیان لگ ہوسکتا ہے۔ پرنایام پر زور دیا گیا ہے جس کی وجہ سے ایسی سدھیاں حاصل ہوسکتی ہیں کہ آدمی ہوا میں اڑ سکتا ہے، یا پانی پر بے تکلف چل سکتا ہے اور لوگوں کے دلوں کی بات بھی معلوم کرسکتا ہے لیکن اس طرح کی سدھیوں (کمالات) کو بنیادی اہمیت حاصل نہیں۔

۳۔میمانسا

میمانسا، جمینی کی تصنیف ہے اس میں یگیہ اور قربانی سے متعلق احکام پائے جاتے ہیں۔ انسان کو اس کے اپنے ارادے میں آزاد ٹھہرایا گیا ہے اس حد تک کہ وہ خدا کا اقرار کرے یا انکار۔ (داس گپتا ص ۱۷۳۔۴۰۳)

۴۔ویدانت

ویدانت کو انتر میمانسا بھی کہتے ہیں۔ اس کے مصنف بادرائین ویاس منی ہیں۔ یہ ویدا پنشدوں کی تعلیمات کا حاصل ہے۔ اس میں برمھ کی ہستی پر غور وخوض کیا گیا ہے۔ اسی لئے اسے برمھ میمانسا بھی کہتے ہیں۔

جمینی کی میمانسا اور یہ دونوں ایک دوسرے کی ہمسر مانی گئی ہیں لیکن ان کے درمیان بکثرت اختلافات پائے جاتے ہیں۔

جمینی کی میمانسا میں ایشور بھگتی کی ضرورت تسلیم نہیں کی گئی ہے جب کہ ویدانت میں سب کچھ ایشور ہی ہے۔

ویدانت میں خاص طور سے پرماتما اور جیوآتما، ان کے باہمی تعلق، پرماتما کو پانے کے ذرائع، موکش کی حالت وغیرہ مختلف موضوعات کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ ویدانت کی اسی اہمیت کے پیش نظر مختلف آچاریوں نے اس کی شرحیں لکھی ہیں اس کے شارحین میں یہ خاص ہیں: شنکر آچاریہ، رامانج آچاریہ اور بلبھا چاریہ۔

شنکر آچاریہ کے نزدیک کرم (عمل) اور مکتی سے ذہن شدھ پاک (ہوتا) ہے لیکن اس سنسار سے مکتی پانے کا سادھن (ذریعہ) گیان (معرفت) ہی ہے۔ ان کے نزدیک برمھ ستیہ (حق) ہے، جگت (دنیا) متھیا (جھوٹ، فریب محض) ہے، جیو تو اصل میں برمھ ہی ہے۔ اس طرح کا انوبھو (اندرونی تجربہ) ہی گیان ہے۔ اس گیان ہی کے لئے سنیاس ضروری ہے۔ اگرچہ گرستھ آشرم (خانہ داری) بھی کچھ غیر ضروری نہیں ہے۔

رامانج آچاریہ کے نزدیک برمھ نرگن (صفات سے عاری) نہیں، بلکہ وہ سبھی اچھے اوصاف سے متصف ہے۔ کائنات کی بے جان اور ذی روح وذی شعور موجودات اس کے جسم کے اعضاء ہیں۔

یہ جسم ہی پرماتما کے وصف کا حامل ہے۔ اس جسم سے متصف پرماتما کے سوا اور کوئی شے نہیں اسی لئے اس نظریہ کو وششٹا دویت کہتے ہیں۔ رامانج کے نزدیک عمل اور آتم گیان (خودشناسی) مل کر بھگتی پیدا کرتے ہیں اور بھگتی ہی پرماتما تک پہنچنے کا ذریعہ ہے اور بھگتی ہی اصل گیان ہے۔

بلبھا چاریہ کے نزدیک جیسے آگ سے چنگاریاں نکلتی ہیں یا مکڑیاں اپنے ہی میں

سے جالا نکالتی ہیں اسی طرح برمھ میں سے یہ روح اور جمادات نکلتے ہیں۔یہ روح اور جمادات شدھ برمھ (عین برمھ) ہی ہیں۔اور شدھ برمھ کے سوا اور کوئی چیز موجود نہیں ہے،اسی لئے اس نظریہ کو شدھادویت کہتے ہیں۔

بلبھا چاریہ کے نزدیک ویراگ اور بھگتی ذرائع ہیں۔پرماتما کو پانے کے لئے آخر میں بھگتی ہی کی ضرورت پیش آتی ہے۔

بھگتی کی کئی قسمیں ہیں جن میں پریم لکچھنا بھگتی ہی سب افضل ہے۔شاستر کے اصولوں کی پیروی کرکے ایشور کا بھجن کرنا ہے۔اور پربھو (خدا) کے سہارے رہنا اور اپنے آپ کو اس کی سپردگی میں دے دینا ہی جس سے بھگتی کی تصدیق ہوتی ہے یہی تصدیق مارگ ہے۔

یہاں ایک اور شخصیت کا ذکر کرنا ضروری ہے۔یہ شخصیت مدھواچاریہ کی ہے۔مدھواچاریہ اُدویت واد (وحدت الوجود) کے قائل نہ تھے۔وہ ایشور جیو اور جڑ (خدا، مدح اور بے جان اشیاء) کا الگ الگ وجود تسلیم کرتے تھے۔اس ادویت واد کے مکتبۂ فکر کے علماء میں جے تیرتھ اور ویاس تیرتھ وغیرہ بھی شامل ہیں۔

مدھو کے نظریہ کے لحاظ سے کائنات کی اشیاء کی موجودگی ایشور کے انوگرہ (فضل ورحمت) کے سبب ہی ہے۔جس طرح عکس کا وجود علم اور اوصاف کا انحصار منعکس شے پر ہوتا ہے اسی طرح جیو اور جگت (روح اور کائنات) کے وجود وغیرہ کا انحصار برمھ پر ہے۔مدھوآچاریہ کے نقطۂ نظر سے ایشور نمت کارن ہے اپادان نہیں۔یعنی جگت کا وجود اپنے مقصد کے لحاظ سے ایشور (خدا) سے تعلق رکھتا ہے لیکن وہ مادہ خود ایشور کی ذات ہرگز نہیں ہے جس سے عالم وجود میں آیا ہو۔

۵۔وَیشیشک شاستر

یہ شاستر کناومنی کی تصنیف ہے۔اس درشن (فلسفہ) کے لحاظ سے درویہ

(شئے) وصف، عمل وغیرہ چھ پدارتھ (Substance) یا عناصر ہیں۔مثلاً درخت، اس کا رنگ، اس کے ہلنے کا عمل وغیرہ۔

درویہ کی نو قسمیں ہیں: زمین، آپ، تیج (چمک)، باد، آکاش، زمانہ، سمت، آتما اور من۔یہ کائنات خدا کی تخلیق ہے۔اس درشن کی رُو سے خدا نے اپنی ذات ہی میں سے انہیں نکالا بلکہ باہر ہی باہر رہ کر باہر کے پدارتھوں (مادوں) سے اس کی تخلیق کی ہے۔جیو اور ایشور دونوں ہی آتما ہیں، لیکن دونوں ایک نہیں ہیں۔ایشور جیوؤں سے علحدہ ہے۔اس درشن کا خاص مقصد چیزوں کا وصف یا دھرم یعنی وِشیش گُن (وصف خاص) متعین کرنا ہے، اسی لحاظ سے اس کا نام ویشیشک پڑا ہے۔

۶۔نِیَایَے دَرشَن

نیائے درشن گوتم رشی کی تصنیف ہے۔اس میں حقیقت کے وقوف کے ذرائع یعنی دلائل پر بحث کی گئی ہے۔جس کے ذریعہ اندازہ صحیح ہوسکتا ہے اور اس میں غلطیاں گرفت میں آسکتی ہیں؟ وغیرہ مسائل پر اس میں مفصل گفتگو کی گئی ہے۔حقیقت میں یہ ایک منطق کی کتاب ہے۔

داس گپتا کے خیال میں درشن کی ان تمام شاخوں میں جس چیز کو زندگی کا اصول قرار دیا گیا ہے وہ ہے سب چیزوں میں برائی دیکھنا، خوشی بھی فی الواقع خوشی نہیں بلکہ دکھ ہی کی ایک علامت ہے۔حقیقی خوشی خواہشات کے ترک میں ہے۔(داس گپتا ص۱۷)

ان درشنوں یا فلسفوں میں کارآمد باتیں بھی ملتی ہیں لیکن ان کے مختصر تعارف ہی سے آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ ان کو حرف آخر کسی طرح قرار نہیں دیا جاسکتا۔یہ درشن باہم ایک دوسرے کے خلاف نظریات وافکار رکھتے ہیں۔ان سے آدمی کچھ نہ کچھ فائدہ تو اٹھا سکتا ہے لیکن رہنمائی کے لئے ان پر پورا بھروسہ نہیں کیا جاسکتا۔

پُران

پُران بھی ہندوں کے مشہور و معروف گرنتھ ہیں۔ برمھا نند پُران کے مطابق تو ابتدا میں پُران بھی وید کی طرح ایک ہی تھا جس کو ویدوں کے بعد ویاس جی نے مرتب کیا تھا۔ اس پُران سے ویاس کے شاگردوں نے چار پُران بنا لئے۔ اس کے بعد ان کی تعداد اٹھارہ اور پھر ۳۶، اور ۳۶ سے بڑھ کر ان کی تعداد ۵۴ اور پھر ۶۰ تک جا پہنچی، ابتدا میں ان کے کل اشلوکوں کی تعداد ۴۰۰ ہی تھی لیکن اب دس لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔

پرانوں میں تاریخ اور مہا پُرشوں کی سوانح حیات ہیں۔ گہرے اور عمیق مسائل کو علاماتی حکایات کی شکل میں پیش کیا گیا ہے جیسا کہ بعض علماء کا خیال ہے۔ لیکن ان میں خود غرض قسم کے لوگوں نے بہت کچھ اپنی طرف سے جوڑ دیا ہے اور غیر مستند اور بے اصل باتیں ان میں شامل کر دی ہیں۔ (دیکھئے ہندو دھرم پرویشکا ص ۲۱)

ہندو دھرم پرویشیکا کے مصنف کا مشورہ ہے کہ ذہین اشخاص کو چاہئے کہ ہنس کی طرح سے پانی سے دودھ کو الگ کر لیں اور صرف وہی بات ان میں سے لیں جو اچھی اور کام کی ہوں۔

ہندوازم کے مصنف کا بیان ہے کہ:

''پُران اپنی موجودہ شکل میں باہم ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ (ص ۱۱۷)
یہاں تک کہ کسی پران کے دو نسخے بھی باہم یکساں نہیں ہیں۔ (ص ۱۲۳)

(ہسٹری آف سویلائزیشن ان ایشینٹ انڈیا۔ حصہ دوم ص ۱۹۷)

ان حقائق کی موجودگی میں بھی پرانوں کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے لیکن وہ کسی دھرم اور مذہب کے لئے مستند و مستحکم بنیاد فراہم نہیں کر سکتے۔

اسمرتی

اسمرتی میں وہ قوانین مرتب کئے گئے ہیں جو ہندو دھرم کے لحاظ سے سوسائٹی کے

استحکام کے لئے ضروری تھے۔ اسمرتی کے مشہور مصنف تین ہیں: منو، یاگیہ، ولکیہ اور پراشر۔ اس کے علاوہ ناردا سمرتی، بودھائن اسمرتی وغیرہ بھی ملتی ہیں۔ جو منو اسمرتی سے کچھ بہت مختلف معلوم نہیں ہوتیں۔ کل اسمرتیاں ۱۸ بتائی جاتی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں درج قوانین اور اصول ویدک تعلیمات کے عین مطابق ہیں اور ویدوں اور ان کے مابین وہی رشتہ ہے جو جسم انسانی اور انسانی روح کے مابین پایا جاتا ہے۔ (ہندو دھرم مرتبہ شیوناتھ رائے ص ۶۴)

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسمرتی روپی ہندو دھرم شاستر کی تدوین رشیوں اور منیوں نے ویدوں پر گہرے سوچ اور فکر کے بعد کی تھی۔

منو اسمرتی ادھیائے ۹ میں ہے: ''نرینہ اولاد کے نہ ہونے پر بھی بیٹی وارث نہیں بلکہ متبنی جو غیر کا بیٹا ہوتا ہے وہ وارث ہوتا ہے۔''

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بیٹی کو سنسکرت میں دہترا۔ کہتے ہیں جس کے معنی سوامی دیانند کے نزدیک ''دور کر دی گئی'' ہوتے ہیں۔ یعنی اسے دور دیش میں بیاہ دینا چاہئے یا دفع کر دینا چاہئے تا کہ وہ والدین کو بار بار تنگ نہ کرے۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۴)

''جو برہمن کسی شودر کو اپنے دھرم کی بات بتائے گا یا جو برہمن اپنے دھرم کے فرائض کسی شودر کو سکھائے گا وہ اسی شودر کے ساتھ نرک (جہنم) میں ڈالا جائے گا۔''

(منوسمرتی ۷/۲۲)

''اگر کسی شودر کا ہاتھ برہمن کے کھانے پر لگ جائے تو وہ کھانا برہمن کو ہرگز نہ کھانا چاہئے۔'' (ایضاً ۵/۲۲)

خدا کی ہدایات سے بے نیاز ہو کر انسانی ذہن اگر وضع قوانین کی ذمہ داری اپنے اوپر لیتا ہے تو اس کا یہی حشر ہونا چاہئے۔

رامائین اور مہابھارت

رامائین اور مہابھارت کے نام سے ہر خاص و عام واقف ہیں۔ ان کو مذہبی تقدس

بھی حاصل ہے۔اٹھارہویں صدی کے آخر تک تقریباً بیس مختلف نسخے رامائین کے صرف بنارس کے ایک کتب خانے میں موجود تھے جن میں ہر ایک رامائین میں متعلقہ واقعہ کے بارے میں بہت کچھ فرق پایا جاتا تھا۔ویاس کالیداس،اور ہیمن چندر وغیرہ کے مقابلے میں والمیکی رامائین کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی لیکن اس کے بارے میں گوبنداس کی تحقیق یہ ہے:

''اس میں پہلا اور ساتواں باب بعد میں بڑھایا گیا ہے۔باقی اصل کتاب کی بھی حالت یہ ہے کہ اس میں بکثرت تبدیلیاں ہوچکی ہیں،اگرچہ اتنی نہیں جتنی مہابھارت میں ہوئی ہیں...... یہ بھی یاد رہے کہ یہ صرف شاعری ہے،تاریخ نہیں۔'' (ہندوازم ص۱۳۱۔۱۳۲)

مہابھارت ایک پہلو سے ہندو دھرم کی انسائیکلوپیڈیا ہے۔اس میں جگہ جگہ طویل واقعات،حکایت،نصائح اور مکالمات پائے جاتے ہیں۔اس میں کرشن جی کو مرکزی شخصیت کی حیثیت حاصل ہے۔

دوسرے درجے پر پانچوں پانڈو برادر ہیں جن کے سردار یدھشٹر ہیں۔بھیشم کی زندگی ہندو دھرم میں ایک سند ہے۔مہابھارت کے شانتی پرب میں ان کے لمبے اپدیش (نصیحت) مشہور ہیں۔

رامائین اور مہابھارت کے بارے میں پنڈت جواہر لال نہرو لکھتے ہیں:

''یہ کتابیں سیکڑوں سال کی مدت میں جاکر پیش ہوئی ہیں اور اس کے بعد بھی ان میں اضافہ ہوتا رہا۔'' (دی ڈسکوری آف انڈیا)

بھگوت گیتا

گیتا مہابھارت ہی میں شامل ہے۔داس گپتا کی تحقیق ہے کہ گیتا میں بہت کچھ اپنشدوں سے ماخوذ ہے۔اس میں شک نہیں کہ گیتا میں اپنشدوں کا رس نکال کر رکھا گیا ہے۔وہ ایک طرح سے یوگ اور بھگتی کی کتاب ہے۔زندگی کے لئے جامع ہدایت نامہ ہونے کی حیثیت اسے حاصل نہیں ہے گیتا کے شلوکوں میں اتنی لچک ہے کہ اس کی شرح

مختلف لوگوں نے اپنے نظریہ کے لحاظ سے کی ہے یہاں تک کہ گاندھی اس سے اہنسا کی تعلیم بھی اخذ کر لیتے ہیں۔گیتا کی طرف بہت سے لوگوں نے توجہ کی ہے۔

اشٹاوکر کی گیتا

اشٹاوکر کی گیتا۔جس طرح بھگوت گیتا میں ارجن اور کرشن کا مکالمہ ہے اسی طرح اس گیتا میں راجہ جنک اور اشٹاوکر کے مکالمے ہیں۔جنک اپنے شکوک وشبہات اشٹاوکر کے سامنے رکھتے ہیں وہ ان کا سمادھان کرتے ہیں یہ گیتا زیادہ سائنٹفک ہے۔اس میں توڑ جوڑ کی گنجائش بہت کم ہے اس لئے اس میں من مانی کرنے کا موقع نہیں۔یہی وجہ ہے کہ اس کی طرف بہت کم لوگ متوجہ ہوسکے۔زندگی کا جامع ہدایت نامہ اسے بھی نہیں کہا جاسکتا یہ بھی ایک یوگ کی کتاب ہے۔

برمھ سوتر یا ویدانت سوتر

برمھ سوتروں میں اپنشدوں کی تعلیم کو سوتروں (مختصر فقروں) کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ان کے مؤلف یا مصنف بادراینھ آچاریہ ہیں۔ان میں برہم یا ذات مطلق کی ہستی اور جگت اور جیو (کائنات اور ارواح) سے اس کے تعلق اور رشتہ کی وضاحت کی گئی ہے،اسی لئے ان کو برمھ سوتر کہا جاتا ہے۔اور انہیں کو ویدانت سوتر بھی کہتے ہیں۔

یہ ساری تفصیلات بتاتی ہیں کہ ہندو دھرم میں کوئی بھی گرنتھ ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں یقین کے ساتھ ہم کہہ سکیں کہ وہ اپنی اصل شکل میں باقی اور کامل طور پر محفوظ ہے۔خود رام چرت مانس جو تلسی داس کی تصنیف کی ہوئی رامائین ہے اس میں الحاقی جابجا دکھائی دیتا ہے اور آٹھواں کانڈ تو پورا پورا الحاقی ہے جو اس غرض سے تصنیف کر کے اس میں شامل کیا گیا ہے تاکہ رامائین کے آٹھ کانڈ ہوجائیں جو اس کے مہاکاویہ (Epic) قرار دینے کے لئے ضروری سمجھا گیا کیونکہ کاویہ شاستر کی رو سے کسی کاویہ (شاعری) کے مہاکاویہ ہونے کے لئے دیگر شرائط کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کے آٹھ کانڈ ہوں۔

خلاصہ بحث

جب ہندو دھرم گرنتھوں کی یہ حالت ہے تو پھر ان پر بھروسہ کر کے کوئی کس طرح اطمینان کے ساتھ حق کی پیروی کر سکتا ہے؟ یہ کوئی ہندو دھرم ہی کی بات نہیں، دنیا میں اسلام کے علاوہ کوئی بھی مذہب ایسا نہیں ہے جس کی اصل کتابیں اپنی اصل شکل میں محفوظ رہ سکی ہوں۔

عملی زندگی میں ہندو مذہب کی جو مختلف شکلیں پائی جاتی ہیں ان میں تطبیق ممکن نہیں۔ برمھا جیسے کسی دور میں سب سے بزرگ روح اور ہمیشہ قائم رہنے والا خدا قرار دیا گیا تھا، ایسا قادر مطلق خدا جو ساری کائنات پر حکمراں ہو۔ وہ ایک کمتر درجے کا خدا قرار دے لیا گیا۔ جو احکام خواہ جاری کر دیتا ہو لیکن حکومت نہیں کر رہا ہے۔ تثلیث کا نظریہ پوری طرح ہندو سماج پر چھا گیا ہے۔ جن میں ایک ہستی اگر خالق ہے تو دوسری سلامت رکھنے والی اور تیسری تباہ کرنے والی ہے۔

پھر کتنے ویشنو یعنی وشنو کے پجاری ایسے ہیں جو شیو کا نام بھی اپنی زبان پر لانا نہیں چاہتے۔ اسی طرح بہت سے شیو یعنی شیو کے پرستار ایسے ہیں جو وشنو کی برائی بیان کرتے ہیں۔ مدراس میں شیو اور ویشنو میں بڑے جھگڑے بھی ہو چکے ہیں۔ خود مذہبی کتابوں میں شیو اور وشنو کی مذمت میں بہت سے اشلوک بھی پائے جاتے ہیں۔ (ہندو دھرم پرویشیکا ص ۴۴)

پھر ہندو دھرم گرنتھوں میں ان تینوں خداوں کے ایسے کردار پیش کئے گئے ہیں جو دیوتا تو کیا ایک شریف آدمی کے کردار بھی نہیں ہو سکتے۔

مہابھارت بن پرب میں ہے کہ اتری منی کی بیوی بہت نیک تھی۔ یہ تینوں (برمھا، وشنو، اور مہادیو) اس کی عصمت دری کے ارادے سے اس کے دروازے پر بھکاری بن کر گئے۔ پدم پران میں ہے کہ برمھا متکبر اور مہادیو (شیو) کا ماتر یعنی شہوت پرست ہے۔ ایک وشنو ہی پاک ہے اور پھر اسی کتاب میں یہ بھی موجود ہے کہ وشنو نے جلندھر کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔

رام چندر جی کو وشنو کا اوتار مانا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ رام کا روپ دھارن کر کے ساتویں مرتبہ دنیا میں آئے اور رامائن کے ہیرو بنے اور آٹھویں بار کرشن کی شکل میں ظاہر ہوئے جس کی کہانی مہابھارت میں ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

برمھا، وشنو اور شیو کے ساتھ ان کی بیویاں بھی مہیا کی گئی ہیں۔ سرسوتی جو دانائی اور گفتار کی دیوی ہے برمھا کی بیوی قرار پائی، لکشمی جو حسن کی دیوی ہے وشنو کی بیوی بنی۔ پاروتی جو ہمالیہ کی بلندیوں کی دیویوں میں سے ایک دیوی کی بیٹی ہے شیو کو ملی۔

شکتی پوجا کو بھی رائج کیا گیا ہے۔ شکتی کے اکثر فرقوں کی کتابیں تنتر کہلاتی ہیں۔ یہ پراسرار باتوں اور نفسیاتی معلومات سے بھری ہیں۔ تنتروں کی اصل تعداد ۶۴ ہے لیکن اب تنتر لٹریچر میں کافی اضافہ ہو چکا ہے۔

ان میں شیو اور پاروتی کی گفتگوئیں بھی شامل کر لی گئی ہیں۔ تنتروں کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ ان میں تخلیق کائنات اور فنا خداؤں کی پرستش۔ مرادوں کے حصول اور خدائے برتر کی ہستی میں جا شامل ہونے کے طریقوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ شیو کے جسم کا نصف حصہ مرد کا اور باقی نصف عورت کا مانا گیا ہے۔ اس کے سینے کا بایاں حصہ عورتوں کی طرح پستان والا ہے۔ دائیں طرف آلہ تناسل نمایاں ہے۔ شکتی فرقہ کے یہاں عضو مخصوص کی پرستش اور احترام ایک مسلمہ حقیقت ہے جیسا کہ سر جارج میکم کی تحقیق سے پتہ چلتا ہے۔

❁❁❁

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی کی تصانیف

اردو کتابیں

۱۔معانی قرآن الکریم
(لفظی ترتیب کے اعتبار سے رواں اردو ترجمہ)
۲۔قرآنی آیات اور اسلامی معاشرہ
۳۔ہندوستان میں قرآن کے ترجمے وتفاسیر کامختصر تعارف
۴۔تفسیر کا بنیادی مٔاخذ اور مفسر کی خصوصیت
۵۔قرآن میں انسان کا مقام اور اس کا اعلیٰ مقصد
۶۔قرآن کی دعوت اور اسلامی جہاد
۷۔قرآن کے مثالی نمونے اور لازوال معجزہ
۸۔کائنات کے عجائبات اور انسان کا اللہ سے تعلق
۹۔کلمۂ طیبہ کی حقیقت اور اس کے تقاضے
۱۰۔اللہ تعالیٰ کا تعارف اور کلمۂ شہادت کے فضائل
۱۱۔اسلامی کویز (سوال وجواب کی روشنی میں)
۱۲۔کفروشرک کی حقیقت (شریعت کی روشنی میں)
۱۳۔کفر،شرک اور فسق کا ذکر اور صحابہ سے متعلق عقیدہ
۱۴۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے انمول موتی
۱۵۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مختصر سیرت مستند کتب کی روشنی میں
۱۶۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جزیرۂ عرب
۱۷۔رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کریمانہ اخلاق اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت
۱۸۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتیں
۱۹۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات احادیث کی روشنی میں
۲۰۔اعمال صالحہ حصہ اول (حقوق اللہ)
۲۱۔اعمال صالحہ حصہ دوم (حقوق العباد)
۲۲۔خاتم النبین (قرآن کی روشنی میں)
۲۳۔نبیوں کی سیرت (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۲۴۔اعمال کو باطل کرنے والی چیزیں اور نیت کی اہمیت
۲۵۔مسلمانوں کے فرقے اور ان کے عقائد
۲۶۔حرام،حلال اور مباح چیزیں
۲۷۔اخلاص کی فضیلت (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۸۔آخرت کا عقیدہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۲۹۔تعدادازدواج اور اسلام (مذاہب عالم کی روشنی میں)
۳۰۔مستند مسنون دعائیں
۳۱۔امت محمدیہ کی عزت کا معیار اور بنی اسرائیل
۳۲۔اسلام میں جزیہ،خراج اور ذمیوں کے اختیارات
۳۳۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۳۴۔داڑھی کی اہمیت (شریعت کی روشنی میں)
۳۵۔مدارس اسلامیہ کے نصاب کا تاریخی جائزہ اور ہندی زبان کی ضرورت
۳۶۔جنات وشیاطین کا تعارف اور معالج کی صفات
۳۷۔قیامت تک کے فتنے
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشین گوئی کی روشنی میں)
۳۸۔اسلام کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۳۹۔غیر عربی رسم الخط (فانٹ) میں قرآن کی
اشاعت (شریعت کی روشنی میں)
۴۰۔دعوت کی ذمہ داری (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۴۱۔آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں کب اور کون؟
۴۲۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور مورتی پوجا کی ممانعت ویدوں کی دنیا میں
۴۳۔ہندودھرم فرقے تنظیمیں اور اداروں کا تعارف
۴۴۔غیر مسلموں میں طریقۂ دعوت
۴۵۔اسلام کے خلاف الزامات اور اس کی دعوت کا اثر انسانی دنیا پر
۴۶۔بدھ مت اور اسلام
۴۷۔غیر مسلموں سے تعلقات اور مذہبی آزادی
۴۸۔اسلام میں غیر مسلموں کے حقوق
۴۹۔غیر مسلموں سے دوستی یا دشمنی اعتراضات کے تناظر میں
۵۰۔عطیات قدرت اور دولت کی پیدائش
۵۱۔قرآن کے مطابق دولت کا استعمال
۵۲۔اللہ کی طرف سے رزق کی تقسیم اور کمزور طبقے کی کفالت
۵۳۔اسلامی معاشیات کا تقابلی جائزہ
۵۴۔اسلام میں تجارت کا طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۵۵۔اسلام کا زرعی نظام (شریعت کی روشنی میں)
۵۶۔جنت کے حالات اور جنت کی نعمتوں کا ذکر
۵۷۔جہنم کے حالات اور جہنمی (قرآن وحدیث کی روشنی میں)
۵۸۔کاغذی نوٹ اور بیع کی حقیقت
۵۹۔اسلامی قانون وراثت اور میراث کی تقسیم
۶۰۔مسافر اور سفر کے مسائل (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۱۔عید اور قربانی کی حقیقت اور اس سے متعلق مسائل
۶۲۔عمرہ کا آسان طریقہ
۶۳۔حج اور عمرہ کا مکمل طریقہ
۶۴۔روزہ،تراویح،صدقہ اور اعتکاف کے احکام ومسائل

۶۵۔طلاق کا اسلامی طریقہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)
۶۶۔صدقۂ فطر اور عقیقہ سے متعلق مسائل
۶۷۔زکوٰۃ اور مصارفِ زکوٰۃ
۶۸۔اسلامی پردہ اور آزاد معاشرے کی بربادی
۶۹۔محرم کی حقیقت اور عاشوراء کے واقعات،اسلامی جنتری اور اعمال
۷۰۔زبردستی اسلام قبول کروانے کی ممانعت اور اسلامی جہاد
۷۱۔غیر مسلموں سے متعلق مسائل (شریعت کی روشنی میں)
۷۲۔وفات سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو نصیحتیں
۷۳۔دعا کی قبولیت کے اوقات وآداب اور مانگنے کا طریقہ
۷۴۔صحابہ کی سیرت (تاریخ کی روشنی میں)

عربی کتابیں

۷۵۔أهمية المرٔفی ضوء القرآن والسنة
۷۶۔الإنسان فی ضوء القرآن والسنة
۷۷۔نبذة عن صفات رسول االله صلى الله عليه وآله وسلم
۷۸۔غزوة حنين والطائف فی ضوء القرآن والسنة
۷۹۔أسباب تحبط الأعمال وأهمية النية فی ضوء القرآن والسنة
۸۰۔الفتن الواقعة إلى قيام الساعة فی ضوء القرآن والسنة
۸۱۔النبی الخاتم من،متی،وأين
۸۲۔الهندوسية فرقها،عقائدها،منظماتها،آهدافها
۸۳۔أهمية الدعوة والتبليغ فی ضوء القرآن والسنة
۸۴۔ذكر سيدنا محمد صلى الله عليه وآله وسلم والمنع عن عبادة
الأوثان فی الكتب الهندوسيه
۸۵۔أهمية المرٔفی ضوء القرآن والسنة

انگریزی کتابیں

۸۶۔قرآن (20X3016)
۸۷۔اسلام؟
۸۸۔محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینڈ دا اسٹیٹس آف ورشپ
۸۹۔اذان اے کالنگ فار ہیومینٹی
۹۰۔بیسک ٹیچنگ آف اسلام
۹۱۔محمد دی لاسٹ پرفٹ انڈر دی شیڈ آف وید
۹۲۔ہندو ریلیجین اٹس سیکٹ آرگنائزیشن اینڈ انٹروڈکشن آف اٹس انسٹی ٹیوشن
۹۳۔دی سوارڈ آف اسلام

ترجمہ کی ہوئی کتابیں

۹۴۔رمضان کا تحفہ (مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۵۔منتخب احادیث (حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلویؒ)
۹۶۔دارارقم کا احسان انسانی دنیا پر (حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ)
۹۷۔قادیانیت نبوتِ محمدی کے خلاف بغاوت (شیخ محمد بن عبداللہ السبیل)
۹۸۔یکساں سول کوڈ اور مہلاؤ کے ادھکار (محمد سید محمد رابع حسنی ندوی)
۹۹۔مالک ومخلوق (محمد مصطفیٰ قادری)
۱۰۰۔یتیموں کی کفالت (محمد عامر صدیقی ندوی)
۱۰۱۔مانوتا آج بھی اسی چوکھٹ کی محتاج ہے (سید محمد حسنیؒ)

ہندی کتابیں

۱۰۲۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X8)
۱۰۳۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X16)
۱۰۴۔قرآن کا پیغام (قرآن آسان ہندی ترجمہ-20X30X32)
۱۰۵۔تفسیر فاروقی (جلد اول)
۱۰۶۔تفسیر فاروقی (جلد دوم)
۱۰۷۔تفسیر فاروقی (جلد سوم)
۱۰۸۔تفسیر فاروقی (جلد چہارم)
۱۰۹۔تفسیر فاروقی (جلد پنجم)
۱۱۰۔تفسیر فاروقی (جلد ششم)
۱۱۱۔تفسیر فاروقی (جلد ہفتم)
۱۱۲۔قرآن کا پیغام (پارہ عمہ کی تفسیر)
۱۱۳۔اسلام دھرم کیا ہے؟
۱۱۴۔انتم سندیشٹا کب کہاں اور کون
۱۱۵۔جہاد آتنکواد اور اسلام
۱۱۶۔پوتر قرآن کا سندیش انسانی دنیا کے نام
۱۱۷۔تفسیر سورۃ الفاتحہ
۱۱۸۔اسلام کیا ہے؟
۱۱۹۔کفروشرک کی حقیقت
۱۲۰۔توحید کی حقیقت
۱۲۱۔لاالہ الااللہ کی گواہی
۱۲۲۔سرشٹی کا شرشٹا کون؟
۱۲۳۔پراکرتک ایش دوتوں کا دھرم اور پرلوک وشواش
۱۲۴۔اللہ کے ادھکار اور بندوں کے ادھکار
۱۲۵۔اسلامی شاشن اور شاشک ایتہاسک دِرشٹی سے
۱۲۶۔اسلام کی بنیادی معلومات